السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شوہر نے اپنی بیوی سے ملاپ کرنا چاہا، مگر اس نے انکار کردیا، اور وہ ان دنوں حمل سے تھی، شوہر اس کے انکار سے اس قدر دل برداشتہ ہوا کہ اس نے قسم اٹھائی کہ ولادت کے بعد بھی میں اس سے ملاپ نہیں کروں گا، تو کیا اس صورت میں طلاق ہوجائے گی؟ اور کیا وہ سبب بھی جو اس قسم کا باعث ہوا تھا، دیکھا جائے گا یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر شوہر نے بیوی کے ساتھ اس کے ہاں ولادت کے بعد ملاپ کیا ہو تو اس کی نیت اور اس کی قسم کا سبب بھی دیکھا جائے گا۔ اگر اس نے کسی سبب کے تحت قسم اٹھائی ہو اور پھر وہ سبب زائل ہوگیا ہو تو اس کی قسم نہیں ٹوٹی۔ علماء کے اقوال میں سے یہی بات زیادہ ظاہر ہے۔

اگر کسی نے کسی خاص سبب کی وجہ سے قسم اٹھائی ہو، مثلاً یوں قسم اٹھائے کہ میں فلاں شہر میں داخل نہیں ہوں گا، اور اس قسم کی وجہ کوئی ظلم ہو جو اس نے وہاں دیکھا ہو، پھر وہ ظلم زائل ہوجائے، یا یوں کہے کہ میں فلاں فاسق سے بات نہیں کروں گا، پھر اس کا فسق زائل ہوجائے، اس طرح کی قسموں میں مذہب امام احمد وغیرہ میں دو قول ہیں، اور زیادہ ظاہر یہ ہے کہ قسم نہیں ٹوٹے گی۔ کیونکہ قسم میں کسی کام کرنے کی رغبت یا اس سے باز رہنا گویا معنوی طور پر امر یا نہی کے معنی میں ہوتا ہے۔ جو آدمی اپنے اوپر کوئی قسم ڈال لیتا ہے، گویا وہ اپنے آپ کو اس کام کے کرنے سے منع کر رہا ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ میں فلاں شہر میں داخل نہیں ہوں گا، یا فلاں شخص سے بات نہیں کروں گا کسی خاص سبب کی وجہ سے۔ پھر وہ سبب دور ہوجائے تو جس سے اپنے آپ کو روکا تھا وہ زائل ہوگیا۔ مثلاً ایک آدمی دوسرے کو سلام میں پہل نہیں کرتا، کیونکہ وہ کافر ہے، پھر وہ مسلمان ہوجائے، یا کہے کہ میں شہر میں داخل نہیں ہوں گا، کیونکہ وہ دارالحرب ہے۔ پھر وہ دارالسلام بن جائے، وغیرہ مثالوں میں جب کوئی حکم کسی علت کی وجہ سے لازم آرہا ہو اور پھر وہ علت نہ رہے تو وہ حکم بھی نہیں رہے گا۔

اگر اس آدمی نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ بیوی سے سزا کے طور پر ملاپ نہیں کرے گا کیونکہ وہ ٹال مٹول اور سرکشی کا انداز اپناتی تھی، تو جب عورت نے اپنے انداز سے توبہ کرلی اور شوہر کی مطیع فرمان ہوگئی تو وہ سبب زائل ہوگیا جس کی وجہ سے اس نے بیوی سے علیحدہ رہنے کی قسم اٹھائی تھی، جیسے کہ اگر کوئی بیوی کے سرکش ہونے کی وجہ سے علیحدگی کا عزم کرلے، اور پھر یہ سبب نہ رہے (تو حکم بھی نہ رہے گا)۔

لیکن اگر شوہر کی نیت یہ تھی کہ وہ ہمیشہ کے لیے بیوی سے ملاپ نہیں کرے گا اس سبب سے جس کا سوال میں ذکر ہوا ہے، پھر وہ توبہ کرلے یا نہ بھی کرے مگر اسے علم ہو کہ وہ پختہ طور پر توبہ کرکے اپنی اصلاح کرلے گی، مگر وہ اس کی سابقہ غلطی کی سزا دینا چاہتا ہو، جیسے کہ بعض اوقات آدمی کسی دوسرے کو اس کی غلطی کی سزا دینا چاہتا ہے، اس لیے نہیں کہ وہ آئندہ کے لیے محتاط رہے بلکہ اس غرض سے سزا دینا چاہتا ہے کہ اپنا غصہ ٹھنڈا کرے تو یہ ایک دوسری نوعیت ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 557

محدث فتویٰ